خادم الحرمین الشریفین

حفظہ اللہ

فہد بن عبدالعزیز آل سعود

کامیابیوں اور کامرانیوں کے بیس سال!!

محمد یاسین ظفر
مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ خالد بن عبدالعزیز آل سعود کی رحلت کے بعد شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے جب سعودی عرب کے حکمران کی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھالی تھیں تو کون جانتا تھا کہ آپ کا دور سلطنت سعودی تاریخ میں کامیابیوں اور کامرانیوں کا ایک نیا باب رقم کرے گا۔ آل سعود کی کاوشوں سے شروع ہونے والا بلندیوں اور رفعتوں کا یہ سفر ابھی جاری ہے۔ اور ہر آنے والا دن اس سنہری دور کی زینت بنتا جارہا ہے۔ اللہ تعالی خادم الحرمین الشریفین کی عمر میں برکت فرمائے انہیں صحت وتندرستی سے نوازے۔ آپ کے ہاتھوں اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہو۔ مسلمانوں کی عظمت رفتہ لوٹ آئے اور اتحاد امت اسلامیہ کیلئے آپ کی جدوجہد رنگ لائے تاکہ مسلمان ایک مرتبہ پھر اپنی گم گشتہ وراثت کو حاصل کرسکیں۔ آمین

قوموں کی تاریخ میں بعض ایسی شخصیات بھی جنم لیتی ہیں جن کا وجود پوری قوم کیلئے باعث مسرت وانبساط ہوتا ہے جن کی جدوجہد سے قوم کا ہر فرد مستفید ہوتا ہے جن کی پالیسیاں مبنی برانصاف ہوتی ہیں۔ جس سے ہر امیر اور غریب فیض حاصل کرتا ہے۔ ایسی ہی عالمگیر شخصیات میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کا شمار بھی ہوتا ہے۔

قوموں کی تاریخ میں بعض ایسی شخصیات بھی جنم لیتی ہیں جن کا وجود پوری قوم کیلئے باعث مسرت وانبساط ہوتا ہے جن کی جدوجہد سے قوم کا ہر فرد مستفید ہوتا ہے جن کی پالیسیاں مبنی برانصاف ہوتی ہیں۔ جس سے ہر امیر اور غریب فیض حاصل کرتا ہے۔ ایسی ہی عالمگیر شخصیات میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کا شمار بھی ہوتا ہے

آپ کی شخصیت انتہائی پرکشش اور بارعب ہے۔ آپ کا شمار بے حد منظم، مدبر، بیدار مغز اور معاملہ فہم حاکموں میں ہوتا ہے۔ اصول جہاں بانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ ایک طرف آپ ترقی پسند اور روشن خیال ہیں تو دوسری طرف اسلامی تہذیب وثقافت اور روایات کے امین بھی ہیں آپ کی بلند نظری کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت سعودی عرب دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہے۔

آپ کے ہمہ جہت تدبر کا ثمر ہے کہ سعودی عرب نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ اور اس کا دائرہ کار صرف اندرون ملک تک ہی نہیں رہا بلکہ اکناف عالم میں بالعموم اور عالم اسلام بالخصوص اس سے بہرہ مند ہوا ہے اور خادم الحرمین الشریفین کی سحر انگیز شخصیت کی خدمات کا اعتراف ناقدین بھی کیے بغیر نہیں رہ سکے ہیں۔ آپ کی کریم النفسی کے نہ صرف حرمین شریفین کے باسی معترف ہیں بلکہ ایک زمانہ اس بات کی شہادت دیتا ہے آپ کی فیاضی کی بدولت ملک میں دولت وحشمت کی ریل پیل ہوئی، لوگ مرفہ الحال ہوئے اور خوشحالی کا دور دورہ ہوا جس کا مشاہدہ سعودیہ کے کسی بھی ادنی سے شہر میں بھی کیا جاسکتا ہے چہ جائیکہ بڑے شہر، یہ تو اس وقت کسی طرح بھی دنیا کے اعلیٰ ترین شہروں سے کم نہیں۔ علم وفنون کے لئے عدیم المثال جامعات کا قیام صنعت وحرفت میں جدیدیت اور تجارت کیلئے بڑے بڑے مراکز، ذرائع مواصلات میں کمال درجے کی ترقی انکی حکیمانہ سوچ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سعودی حکومت کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں بلاشبہ خادم الحرمین الشریفین کا کردار مثالی ہے۔

آپ کی تواضع اور انکساری کا عالم یہ ہے کہ آپ نے اقتدار سنبھالنے کے بعد خادم الحرمین الشریفین کا لقب اختیار کیا جبکہ اس سے قبل سعودی حکمران (جلالۃ الملک) کا لقب استعمال کرتے تھے۔ آپ نے خادم الحرمین کا لقب اختیار کرکے پوری امت مسلمہ کو واضح پیغام دیا کہ وہ مقامات

مقدسہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی خدمت کو اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی دین کے ساتھ گہری وابستگی کا بین ثبوت ہے۔

آپ نے تمام اداروں اور امور سلطنت کو از سر نو مرتب و منظم کیا تمام محکموں میں انقلابی تبدیلیاں کی جس سے ملک میں رفاہیت کا کام بڑی تیزی سے ہوا۔ عوام کیلئے بنیادی سہولتیں بہم پہنچائیں جن میں تعلیم اور صحت بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ امن و امان قائم ہوا اور لوگوں کی جان و مال، عزت و آبرو محفوظ ہوئی۔ عدل و انصاف کا بول بالا ہوا۔ جرائم کی بیخ کنی ہوئی۔ اور ملک شاہراہ ترقی پر گامزن ہوا۔

آپ کے بیس سالہ دور حکومت میں تعلیم کو قابل رشک عروج حاصل ہوا چونکہ آپ خود بھی علم و معرفت کے پیکر ہیں اسلئے علم کی قوت واہمیت سے بخوبی واقف ہیں بایں سبب آپ نے علم کے دروازے خاص و عام سب کیلئے یکساں طور پر کھول دیئے ہیں جب آپ سعودیہ میں وزارۃ المعارف کے وزیر تھے تو آپ نے تعلیمی شعبے میں انقلابی نوع کی اصلاحات کیں جدید اور عصری علوم کی تدریس کا اعلیٰ سطح پر اہتمام کیا۔ لاتعداد کالجز اور انسٹی ٹیوٹس قائم کئے۔ علاوہ ازیں سعودی نوجوانوں کیلئے بین الاقوامی یونیوسٹیوں میں خصوصی نشستوں کا اہتمام کیا غریب اور نادار طلبہ کیلئے وظائف مقرر کئے۔ فنی تعلیم کیلئے ماہرین کی خدمات حاصل کیں اور سعودی جوانوں کو خصوصی فنی تربیت دلائی تاکہ سعودیہ ہر شعبہ حیات میں خود کفیل ہو سکے اس ضمن میں کلیہ تربیہ کے نام سے مختلف کالج فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور اس وقت سعودیہ دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں خواندگی کی شرح سو فیصد ہے۔

یہ نیکی بھی خادم الحرمین الشریفین کے نصیب میں لکھی جائے گی کہ انہوں نے نا صرف خواتین کی تعلیم و تربیت کا بندوبست نہایت اعلیٰ پیمانے پر کیا بلکہ انہیں تعلیم کے مساوی حقوق مہیا کئے۔ خواتین کیلئے تمام بڑے شہروں میں الگ کالجز اور سکولز ہیں جہاں سے فراغت کے بعد اور انہیں قومی دھارے میں شامل کرنے کیلئے ملازمت کے ایسے مواقع میسر ہیں جہاں اسلامی شعائر اور اصول وضوابط کی مکمل پابندی کرنا ممکن ہے۔

اعلیٰ تعلیم کیلئے یونیورسٹیوں کا قیام

سعودی عرب میں اس وقت بیسیوں یونیورسٹیاں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کیلئے سرگرم عمل ہیں جن میں جامعہ الملک سعود (ریاض) جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ (ریاض)، جامعہ البترول (دمام)، جامعہ الملک عبدالعزیز (جدہ)، جامعہ ام القریٰ (مکہ مکرمہ)، جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ)، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن میں ہزاروں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ سعودیہ میں ابتداء سے انتہا تک ادنیٰ سے اعلیٰ درجے تک تمام تعلیم مفت ہے بلکہ طلبہ کو باقاعدہ وظائف ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں طلبہ کیلئے کتب بھی فری ہیں۔ اس میں قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ سعودیہ میں غیر ملکی طلبہ کو بھی تعلیم حاصل کرنے کے نا صرف مواقع میسر ہیں بلکہ انہیں اضافی سہولتیں بھی حاصل ہیں خاص طور پر اسلامی تعلیم کیلئے تو پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے یہاں کے دروازے کھلے ہیں اس مقصد کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، ساٹھ کے عشرے میں جس کا قیام عمل میں آیا خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جس کی اولین ترجیح ایسے علماء و مبلغین اور رجال کار کی تیاری ہے جو اسلامی علوم پر مکمل دسترس رکھتے ہوں اور نہ صرف یہ کہ اسلامی دعوت کا کام جدید خطوط پر سرانجام دی سکیں بلکہ نت نئے پیش آمدہ مسائل وچیلنجز کا بھرپور مقابلہ بھی کر سکیں اس یونیورسٹی کا نصاب، اسلوب اور طریق کار بھی بالکل منفرد ہے جس کی بنیاد خالص سلفی منہج وفکر پر مبنی ہے دعوت وارشاد کا جمیع عمل اسی فکر کے مطابق سرانجام دیا جاتا ہے اور اسی فکر کی فروغ و اشاعت وترویج پورے عالم اسلام میں کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کا کوئی کونہ اور کائنات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں بچا جہاں یہ فکر اپنی کامل رعنائی کے ساتھ پہنچ نہ چکی ہو اور نہ ہی کوئی خطہ ارض ایسا ہے کہ جہاں پر یہاں کے فضلاء و فیض یافتگان میدان عمل میں سرگرم عمل وسرخرو نہ ہوں۔۔ اس یونیورسٹی کے بعض فضلاء تو اپنے ملک میں سیاسی، دینی، سماجی حیثیت سے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں اور ان کی خالص اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر رعایا ان کا ساتھ دینے اور انہیں اعلیٰ مناصب تک پہنچانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ اور بعض ممالک میں یہیں کے بعض صاحب علم مقننہ کے عہدوں تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔ بلاشبہ یہ کارنامہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا ہے۔ جو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ خادم الحرمین الشریفین ہمیشہ شاباش کے مستحق ٹھہریں گے کہ انہی کی خصوصی عنایات نے اس کو بہتر خدمات بہم پہنچانے کے مواقع فراہم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی قبول فرمائے۔ اور اسے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بنائے۔ آمین

اور جگہ جگہ دینی ادارے اسلامی مراکز اور تعلیمی دانشگاہیں علم کے فروغ میں اپنا کلیدی کردار ادا کررہی ہیں

سعودی حکومت نے جہاں دنیا بھر میں مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے۔ اکیڈمیاں تعمیر کروائیں وہیں انہوں نے اسلامی علوم، عربی زبان

اور اسلامی تہذیب و ثقافت کی تدریس کیلئے مختلف شعبے اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں قائم کئے۔ اور اس کے جملہ اخراجات کیلئے گراں قدر فنڈ مختص کئے۔ اس کے ذریعے باہمی علوم کا تبادلہ مختلف تمدنوں کا باہمی ربط اور دیگر اقوام کو اسلام کے مفاہیم کو قریب سے جاننے کا نادر موقعہ میسر آیا۔ غیر مسلموں کو اسلامی آداب حضر و حیات اور ممیزات سے بخوبی آگاہی حاصل ہوئی اور اسلام کے نظریہ فلسفہ توحید کی اصل روح کو اجاگر کرنے کا شاندار موقعہ ملا ہے۔ ذہین و فطین طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے ہیں۔ اور اسلامی علوم و فنون کا انسانی ارتقاء میں مقام متعین ہوا ہے۔ یہ ساری کاوش بلاشبہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کی علم دوستی اور علماء کی قدردانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور ان کی خصوصی توجہ سے یہ کام نہ صرف جاری ہے بلکہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چونکہ مغرب میں اسلام کے بارے میں نہایت زہریلا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ اسلام تشدد پسند مذہب ہے۔ لہٰذا یہ ضروری تھا کہ ان اسلامی شعبوں کے ذریعہ سے اس پروپیگنڈے کا موثر جواب دیا جائے۔ اور مغربی دنیا کو باور کرایا جائے کہ اسلام امن و آشتی کا پیامبر ہے۔ یہ محبت، الفت اور رافت کا دین ہے۔ یہ آسانیاں پیدا کرنے آیا ہے۔ اور دلوں کو جوڑنے کا طریقہ بتاتا ہے، یہ ظلم و استبداد اور استحصالی قوتوں سے شدید نفرت کرتا ہے۔ مظلوم اور ضعیفوں کا مددگار ہے۔ لہٰذا اسکی تعلیمات کو عام کرنے کی بناء پر کہ غیر مسلموں کا توڑ ہو سکے، خادم الحرمین الشریفین لائق تحسین ہیں اور شکریہ کے مستحق۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کا قیام:

خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ تعالیٰ نے جہاں سعودیہ کے اندر اعلیٰ تعلیم کے وافر مواقع فراہم کئے ہیں وہاں نئی ٹیکنالوجی کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے دنیا کی ممتاز ترین یونیورسٹیوں میں مخصوص نشستیں حاصل کی ہیں جن کی ایک جھلک آپ کے ملاحظہ کیلئے پیش کی جا رہی ہے۔

> سعودی حکومت نے جہاں دنیا بھر میں مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے۔ اکیڈمیاں تعمیر کروائیں وہیں انہوں نے اسلامی علوم، عربی زبان اور اسلامی تہذیب و ثقافت کی تدریس کیلئے مختلف شعبے اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں قائم کئے۔ اور اس کے جملہ اخراجات کیلئے گراں قدر فنڈ مختص کئے

﴿۱﴾ کیلیفورنیا یونیورسٹی ﴿امریکہ﴾

اس نشست کا آغاز 1984 سے ہوا۔ اس کا اولین مقصد ایسے کاموں کی حوصلہ افزائی ہے جو مسلمانوں اور اسلام سے متعلق مسائل کی نہ صرف نشاندہی کریں بلکہ اصلاح احوال کیلئے علمی مباحث کو پیش کریں اور ایسی تجاویز زیر بحث لائیں جن سے یہ مسائل حل ہوں مستشرقین کے نظریات کا تعاقب کریں اور حقائق کی روشنی میں تاریخی و ثقافتی حالات کو بیان کریں تاکہ باطل نظریات کی حوصلہ شکنی ہو، اسلام کو آسمانی دین ثابت کیا جا سکے اور اس کے مساویانہ اور عادلانہ نظام کو متعارف کرایا جا سکے۔

﴿۲﴾ ہارورڈ یونیورسٹی ﴿امریکہ﴾

یہ دنیا کی اعلیٰ ترین علمی دانشگاہ ہے جہاں اعلیٰ پیمانے پر علمی و تحقیقی کام ہوتا ہے بالخصوص یہ یونیورسٹی پوری دنیا کو اعلیٰ قیادت فراہم کرتی ہے۔ اس میں قومی اور بین الاقوامی مسائل ہمیشہ زیر بحث رہتے ہیں اور ان پر گہری نظر رکھی جاتی ہے اس مثالی علمی مرکز سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کی خاطر 1993 میں شاہ فہد کے نام سے ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس کیلئے پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے تاکہ دیار مغرب میں جویان حق اسلام پر مکمل ریسرچ کر سکیں۔

﴿۳﴾ لندن یونیورسٹی ﴿برطانیہ﴾

لندن دنیا کے چند اہم شہروں میں سے ایک ہے جہاں ہر نسل، قوم، ملک، قبیلہ اور مذہب کے انسان رہائش پذیر ہیں اس کا مشاہدہ لندن یونیورسٹی میں کیا جا سکتا ہے۔ اس یونیورسٹی میں بے شمار شعبے تحقیق و تنقید میں مصروف تھے لیکن اسلامی علوم پر ریسرچ اور تحقیقات کا شعبہ موجود نہ تھا۔

لہٰذا خادم الحرمین الشریفین نے 1995 میں اسلامی شعبے کا آغاز کیا جس کے لئے آپؒ نے مبلغ دس لاکھ پونڈ عطیہ دیا اس شعبے کے قیام سے اسلامی اور مغربی تہذیبوں کو قریب سے ایک دوسرے سے استفادہ کا موقعہ ملے گا اور لوگوں کو تحقیق اور صحیح راستہ تلاش کرنے میں بڑی مدد ملے گی اور اس سے اسلامی عقائد و نظریات، اسلامی فلسفہ، دینی تہذیب و ثقافت کو فروغ ملے گا اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں انسانی تہذیب پر مسلمانوں کے اثرات سے آگاہ ہونے کا موقعہ بھی اقوام غیر کو میسر آ سکے گا۔

﴿۴﴾ ماسکو یونیورسٹی ﴿روس﴾

کون نہیں جانتا کہ سویت یونین اسلام کا بدترین دشمن رہا ہے ان کے تعلیمی اداروں میں

اسلامی تعلیم کا تصور بھی ممکن نہ تھا لیکن خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی خصوصی توجہ اور جہد مسلسل سے روسی حکومت ماسکو یونیورسٹی میں ''قسم الدراسات الاسلامیہ'' کھولنے پر بالآخر رضا مند ہوگئی ہے۔ شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کے نام سے اسکا آغاز 1986 میں ہوا جو روس میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور تدریس کا سب سے بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ اور آج یہ شعبہ کیمونسٹ سرزمین پر اسلامی ثقافت کی اشاعت کا نادر وسیلہ ہے۔ اور روس میں کروڑوں مسلمانوں کی رہنمائی کا سبب بھی۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ روس کی شکست وریخت کے بعد کیمونسٹ ملکوں میں فکری اور نظریاتی تغیر رونما ہوا اور اسلامی افکار و نظریات لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے جس کی وجہ سے شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا کہ اسلامی علوم کی تدریس کا یہاں خاطر خواہ انتظام ہو۔ لہٰذا اس شعبے کے قیام کے بعد اب اسلام کے مبادیات اور اس کے مکمل دستور حیات سے آگاہی حاصل کرنا نہایت آسان ہوگا شاید انہی کاوشوں کے طفیل اس وقت روس میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔

(۵) خلیج یونیورسٹی (بحرین)

خادم الحرمین الشریفین وفقہ اللہ نے علم وفنون کے ساتھ اپنی والہانہ وابستگی کی بناء پر بحرین میں جامعۃ الخلیج میں بھی ایک اسلامی تحقیقی مرکز خادم الحرمین الشریفین کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس میں طبی علوم کی تدریس کا اعلیٰ انتظام ہے۔ اور طلبہ علم طب میں تخصص کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں دنیا کی دیگر معروف اور اعلیٰ یونیورسٹیوں میں یہ سلسلہ جاری ہے اور خادم الحرمین الشریفین کی عنایات سے اطراف عالم سے طلبہ استفادہ کر رہے ہیں۔

الجامعات الاسلامیہ العالمیہ کا قیام

اسلامی ممالک میں انتظامی، قانونی، تدریسی اور دعوتی میدانوں میں خدمت سرانجام دینے کیلئے ایسے افراد کی اشد ضرورت تھی جو فکری اور عملی اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان ہوں اور انہیں مسلمان ہونے پر شرمندگی نہیں فخر ہو۔ اس مقصد کیلئے عالمی اسلامی سربراہوں نے مشترکہ اسلامی یونیورسٹیوں کے قیام پر اتفاق کیا جہاں وہ تمام علوم پڑھائے جائیں جنہیں حاصل کرنے والے قیادت وسیادت کی صلاحیت سے بہرہ مند ہوں۔ اس ضمن میں خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کا کلیدی کردار لافانی ہے کیونکہ آپ ہی کی مساعی سے اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام عمل میں آیا جہاں اس وقت ہزاروں طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں اور ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔

دنیا بھر میں مساجد اور اسلامی مراکز کی تعمیر و ترقی

خادم الحرمین الشریفین کی قیادت میں سعودی حکومت نے دنیا بھر میں لاتعداد مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے ہیں یہ مراکز عالم اسلام کے ہر مسلم کے سچے خواب کی ایک حسین تعبیر ہے۔ جس میں اسلام کے تعارف، اس کی حقانیت، اسلامی ثقافت کے فروغ اور دینی علوم کی ترویج کیلئے عظیم جدوجہد کے رنگ بھرے گئے ہیں۔ بلاشبہ خادم الحرمین الشریفین نے اپنا تاریخی، اخلاقی اور انسانی کردار پوری دیانت داری سے ادا کیا ہے اور پورے اکناف عالم میں مسلمانوں کی مادی اور معنوی معاونت کی ہے انہیں لازوال سہارا دیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اس طرز عمل نے مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت اور یکجہتی کی نئی روح پھونک دی ہے۔

سعودی حکومت نے اپنے تمام وسائل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے وقف کر دیئے ہیں اور اعلیٰ وارفع اہداف کے حصول کیلئے پورے خلوص اور لگن سے محنت کی ہے مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلی ہوئی زمین پر خوبصورت مساجد اور مثالی اسلامی مراکز اس کی زندہ مثالیں ہیں جو کہ موجودہ پرفتن دور میں بیہودہ ثقافتی یلغار اور فکری جنگ کے سامنے بہت بڑا بند ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ پوری دنیا کساد بازاری کا شکار ہے۔ اور خاص کر مسلم اقلیتیں اقتصادی مشکلات میں گھری ہوئی ہیں۔ غربت، افلاس اور محرومیوں کے ساتھ ساتھ معاشرتی مجبوریوں نے ان کا جینا دوبھر کر دیا ہے تو ان حالات میں سعودی حکومت کا یہ دست تعاون کسی نعمت کبریٰ سے کم نہیں۔

سعودی حکومت کی یہ خدمات کبھی فراموش نہ کی جاسکیں گی۔ مساجد اور اسلامی مراکز قائم کر کے جہاں انہوں نے اسلامی دعوت کو فروغ دیا ہے وہیں ان مراکز کے ذریعہ سے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے میں بھی بڑی معاونت حاصل ہوئی ہے۔ ان مراکز میں جہاں ملی و تعلیمی دعوتی کام جاری ہیں۔ وہیں صحت عامہ اور نادار لوگوں کی کفالت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

سعودی حکومت نے یہ عدیم المثال خدمات سرانجام دے کر دراصل پوری دنیا کے مسلمانوں کو باہم مربوط کر دیا ہے۔ اور یہ عمل اس پل کی مانند ہے جس کے ذریعہ سے ہم ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔ خادم الحرمین الشریفین اور ان کے خاندان کا یہ فقید المثال کارنامہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ وتابندہ رہے گا۔

ان میں سے بعض مساجد اور اسلامی مراکز کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

وہ مساجد جو سعودی حکومت اور بالخصوص خادم الحرمین الشریفین کی خصوصی توجہ سے پوری دنیا میں تعمیر ہوئیں ان کی تعداد پندرہ سو ہے۔ جبکہ اسلامی مراکز کی تعداد دوسو پچاس ہے۔ ایک ہزار ایسے مدارس ہیں جو مسلمان بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کیلئے وقف ہیں۔

> سعودی حکومت نے اپنے تمام وسائل اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے وقف کر دیئے ہیں اور اعلیٰ وارفع اہداف کے حصول کیلئے پورے خلوص اور لگن سے محنت کی ہے مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلی ہوئی زمین پر خوبصورت مساجد اور مثالی اسلامی مراکز اس کی زندہ مثالیں ہیں

برِّ اعظم ایشیا:

(۱) پاکستان

پاک سعودی برادرانہ تعلقات مثالی ہیں اور یہ دونوں ملک ہمیشہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہے ہیں خصوصاً سعودی عرب نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس دوستی کی زندہ مثال اسلام آباد میں شاہ فیصل مسجد ہے۔ اس کا نقشہ اور طرزِ تعمیر منفرد ہے۔ اس کا شمار دنیا کی خوبصورت ترین مساجد میں ہوتا ہے۔ اس میں پچاس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کے نیچے وسیع عمارت ہے۔ جس میں اسلامی یونیورسٹی ہے اس کی تعمیر پر 130 ملین سعودی ریال خرچ ہوئے جو سارے کے سارے سعودی حکومت نے فراہم کئے۔

(۲) مالدیف:

جمہوریہ مالدیف بحر ہند کے جنوب میں جزائر پر مشتمل اسلامی ملک ہے۔ جس میں سو فیصد مسلمان آباد ہیں۔ اس میں بھی فیصل اسلامی مرکز قائم کیا گیا ہے جس میں ایک عالی شان مسجد، کلاس رومز، تحفیظ القرآن کیلئے وسیع ہال اور خوبصورت لائبریری موجود ہے۔ تخمینہ لاگت ستر لاکھ سعودی ریال ہے۔ اس مسجد میں جمہوریہ مالدیف کے موجودہ صدر مامون عبدالقیوم خطبہ دیتے ہیں۔ جو کہ جامعۃ الازہر سے فارغ التحصیل ہیں۔

(۳) انڈونیشیا:

آبادی اور رقبے کے اعتبار سے انڈونیشیا اسلامی دنیا میں سب سے بڑا ملک شمار ہوتا ہے۔ سعودی حکومت نے اپنی روایات اور برادرانہ و دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کیلئے اور اسلامی اخوت کے رشتوں کو مضبوط کرنے کیلئے جکارتہ میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی ہے۔ اس سے ملحق تمام بنیادی سہولتوں سے آراستہ ایک مرکز قائم کیا گیا ہے۔

(۴) ٹوکیو جاپان:

جاپان دنیا بھر میں ایک معروف تجارتی مرکز ہے اور پورا عالم اسکی صنعت و حرفت سے یکساں فائدہ اٹھا رہا ہے۔ بالخصوص مشرق وسطی کے اسلامی ممالک کے ساتھ خاص تجارتی روابط ہیں ٹوکیو میں مسلمان تاجروں کی آمد و رفت ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ ویسے بھی جاپان میں اسلام کو قبول کرنے کی شرح حوصلہ افزاء ہے۔ لہذا خادم الحرمین الشریفین نے ٹوکیو میں ایک عدیم المثال مسجد و مرکز تعمیر کرایا جہاں پابندی کے ساتھ نماز پنجگانہ اور خطبہ جمعہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۵) چین:

ایک کیمونسٹ ملک ہے جہاں ہر طرح کی سیاسی اور دینی سرگرمیوں پر سخت پابندی ہے۔ لیکن سعودی حکومت کی متوازن پالیسیوں کے نتیجے میں چین نے انہیں مساجد کے قیام کی اجازت دے دی ہے اور اب تک چین کے تین بڑے شہروں میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

برِّ اعظم افریقہ:

(۱) تیونس:

ایک برادر اسلامی ملک ہے جہاں جامع الملک عبدالعزیز کے نام سے ایک عظیم الشان مسجد کانفرنس ہال اور ایک لائبریری بھی تعمیر کی گئی ہے۔ جو نئی طرزِ تعمیر کی وجہ سے بہت دلکش ہے۔

(۲) کیمبایا:

خادم الحرمین الشریفین کی خصوصی توجہ سے یہاں ایک خوبصورت جامع مسجد فیصل کے نام سے تعمیر ہوئی ہے اس مسجد کے ساتھ ایک تجارتی مرکز بھی قائم کیا گیا ہے۔

(۳) غینیا:

سعودی حکومت کی اسلام دوستی کا منہ بولتا ثبوت غینیا میں جامع مسجد ملک فیصل اور اسلامی مرکز کی تعمیر ہے۔ یہ شہر کی اہم عمارتوں میں سے ایک ہے۔ جس میں بیک وقت بیس ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

(۴) نائجیریا:

بحر اوقیانوس پر واقع یہ ایک غنی ملک ہے۔ اس کے دارالحکومت لاگوس میں سعودی حکومت نے ایک نادر مسجد اور اسلامی مرکز قائم کیا ہے۔

(۵) مالی:

بماکو جو کہ مالی کا دار العاصمہ ہے۔ اس میں سعودی حکومت نے ڈھائی کروڑ سعودی ریال سے ایک عالی شان مسجد، کانفرنس ہال اور لائبریری تعمیر کی ہے۔ جو شان وشوکت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔

یورپ:

خادم الحرمین الشریفین کی فراست اور مدبرانہ پالیسیوں کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے یورپ میں اسلامی تہذیب وتمدن اور ثقافت کو فروغ دینے کیلئے لاتعداد مساجد، اسلامی مراکز اور مدارس قائم کئے ہیں۔ جن سے یورپ میں قیام پذیر مسلمان بھرپور استفادہ کر رہے ہیں ان مساجد سے اسلامی شعائر کا فروغ عمل میں آتا ہے۔ اور مراکز کے ذریعے عربی زبان کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اسلام کی سچی تصویر اور اسکی صحیح تعلیمات سے پورا یورپ متعارف ہو رہا ہے۔ اور وہاں کے باشندگان انہی مساجد اور مراکز سے دینی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

(۱) سوئٹزرلینڈ:

جنیوا جو کہ دنیا میں اقوام متحدہ کا دوسرا بڑا مرکز بھی ہے۔ اس میں خادم الحرمین الشریفین نے ایک مسجد، اسلامی مرکز اور کانفرنس ہال تعمیر کرایا ہے۔ جس سے ہزاروں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

(۲) اسپین:

ہسپانیہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی حسین یادگار ہے۔ جس کے ذریعے کبھی یورپ میں علوم و فنون کا ذوق پیدا ہوا تھا۔ مسلمانوں نے جہاں لاتعداد مساجد، اسلامی جامعات اور مراکز کے علاوہ لاکھوں کتابوں پر مشتمل بیسیوں لائبریریاں قائم کی تھیں ان دیومالائی عمارتوں میں جامع مسجد قرطبہ، قصر الحمراء، قصر الزہراء آج بھی مسلمانوں کی عظمت وسطوت رفتہ کی یاد دلاتی ہیں۔

سقوط غرناطہ کے بعد پہلی مرتبہ سعودی حکومت بالخصوص خادم الحرمین الشریفین نے اسپین حکومت سے رابطہ کیا اور اسلامی آثار کے تحفظ کے ساتھ ساتھ دعوت اسلامی کیلئے راستہ ہموار کیا تو انہیں اسپین میں اسلامی مراکز کے قیام کی اجازت مل گئی۔ لہٰذا خادم الحرمین الشریفین نے اپنے ذاتی خرچ پر اسپین کے دارالعاصمہ میڈرڈ میں نہایت پرشکوہ جامع مسجد اور اس سے متصل اسلامی مرکز تعمیر کیا جو ملک فہد بن عبدالعزیز کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا افتتاح شہزادہ عبدالعزیز بن فہد نے خود کیا۔ یہ مسجد آج کل اسپین کے مسلمانوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

برطانیہ:

(۱) لندن:

دنیا کے معروف شہروں میں سے ایک ہے اور تاریخی ثقافتی تمدنی اعتبار سے دنیا میں منفرد ہے۔ سعودی حکومت نے یہاں اسلامک سنٹر قائم کیا ہے جس میں جامع مسجد کے علاوہ کانفرنس ہال اور مرکزی لائبریری بھی ہے۔

(۲) انڈبرا:

برطانیہ کا اہم ترین شہر جو کہ سکاٹ لینڈ میں واقع ہے اس میں معروف تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں ہیں یہ نہایت خوبصورت اور صاف ستھرا شہر ہے۔ یہ سیاحوں کی توجہ کا بھی مرکز ہے۔ اسمیں ایک خوبصورت اور تمام سہولتوں سے آراستہ جامع مسجد تعمیر ہوئی ہے جو یہاں کے مسلمانوں کیلئے سعودی حکومت کا عدیم المثال عطیہ ہے۔

اٹلی (روم):

روم عیسائیوں کا سب سے بڑا مذہبی مرکز ہے چونکہ کیتھولک فرقے کے مذہبی پیشوا پوپ یہیں مقیم ہیں اس اعتبار سے یہ عیسائی دنیا کا مرکز سمجھا جاتا ہے تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ خادم الحرمین الشریفین نے یہاں نہایت عظیم الشان جامع مسجد تعمیر کرائی اور اس سے ملحق ایک مثالی اسلامی مرکز بھی قائم کیا۔ جو تمام تعلیمی ضرورتوں سے آراستہ ہے۔ اس کا افتتاح سعودی وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے کیا۔

جبل الطارق (جبل طارق)

یہ مقام اگرچہ اسپین سے متصل ہے لیکن یہاں آج بھی تخت برطانیہ کا راج ہے چونکہ اس مقام کو تاریخ اسلام میں بڑی نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اور (اندلس) اسپین کو فتح کرنے کیلئے طارق بن زیاد یہیں لنگر انداز ہوئے تھے اس لئے آج یہ ایک تاریخی شہر کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ لہٰذا اس کی عالمی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خادم الحرمین الشریفین نے یہاں بھی ایک بے نظیر جامع مسجد الملک فہد بن عبدالعزیز تعمیر کرائی۔ جس کا افتتاح ان کے صاحبزادے شہزادہ عبدالعزیز بن فہد نے کیا۔ اور اس جامع مسجد میں پہلا خطبہ جمعہ حرمین شریفین کے معروف خطیب اور امام فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس نے دیا۔

امریکہ:

سعودی حکومت نے بالعموم اور خادم الحرمین الشریفین نے بالخصوص امریکہ میں احیاء اسلام کی تحریک کو مادی اور معنوی رسد پورے خلوص کے ساتھ پہنچائی اس ضمن میں امریکہ کے تمام قابل ذکر شہروں میں مساجد اور اسلامی سنٹر قائم کئے جا چکے ہیں۔

جن میں جامع مسجد عمر بن خطاب، لاس اینجلس
جامع مسجد وا سلامی مرکز، واشنگٹن
جامع مسجد وا سلامی مرکز، کولمبیا
جامع مسجد وا سلامی مرکز، نیویارک

جامع مسجد واسلامی مرکز، شکاگو

موسسہ دارالسلام واسلامی مرکز، نیوجرسی

علاوہ ازیں برازیل کے اکثر بڑے شہروں میں بھی مساجد اور مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ارجنٹائن اور بیونس آئرس میں بھی مساجد تعمیر کی گئیں۔

اسٹریلیا:

یہ براعظم دنیا کے مشرق میں واقع ہے۔ اس میں بھی خادم الحرمین الشریفین کی عنایات سے مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور حال میں ہی ملبورون یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں بھی مسجد قائم کی گئی ہے۔

اسی طرح نیوزی لینڈ اور فجی آئر لینڈ میں بھی سعودی حکومت کی خصوصی دلچسپی سے اسلامی مراکز قائم ہوئے ہیں۔

اس مختصر سی رپورٹ سے اس بات کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ خادم الحرمین الشریفین اور ان کی حکومت دنیا بھر میں اسلامی عقائد ونظریات کے احیاء اور اسکی تعلیمات کو فروغ دینے کیلئے کس قدر بے چین ہے۔ اور کس طرح اپنے وسائل استعمال کر رہے ہیں اور خزانوں کے منہ کھول رہے ہیں۔ پھر یہ کام جس خاموشی سے کیا گیا وہ بھی باعث حیرت ہے کیونکہ مقصود دنیاوی شہرت اور ناموری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خشنودی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی اور جدوجہد کو شرف قبولیت بخشے اور ان کی عمر میں برکت فرمائے اور انہیں شفاء کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین

ملک فہد کمپلیکس

مدینہ منورہ

دنیا میں قرآن حکیم کی طباعت اور اشاعت کا سب سے بڑا ادارہ:

ملک فہد کمپلیکس کا شمار دنیا کے سب سے بڑے اشاعتی اور طباعتی مرکز میں ہوتا ہے۔ جس میں قرآن حکیم اور سنت مطہرہ کی طباعت کا کام کیا جاتا ہے اور یہی عمل شاہ فہد کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ اسلامی دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت کا قلعہ شمار ہوتا ہے جو فنی تکنیک اور ٹیکنالوجی کا نادر شاہکار ہے اور یہ دنیا کا پہلا اور مثالی کمپلیکس ہے جہاں قرآن حکیم مختلف طرز اور متنوع اقسام میں طبع ہوا اور چہار دانگ عالم میں پھیلایا گیا۔

اس عدیم المثال پریس کا سنگ بنیاد 1403ھ میں رکھا گیا اور اس کا رسمی افتتاح 6 صفر 1405ھ کو خادم الحرمین الشریفین نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ اس کمپلیکس کا اولین مقصد اسلامی دنیا میں مشہور ومعروف روایات قرأت کے مطابق قرآن کریم کی طباعت اور اسکی صوتی ریکارڈنگ ہے جس کیلئے معروف علماء پہ مشتمل اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی۔ قرآن حکیم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ، سنت نبوی کی روشنی میں اس کی تفسیر، قرآن حکیم کے تراجم پوری تحقیق کے بعد شائع کئے جاتے ہیں۔ اور اب تک تقریباً تیس زبانوں میں یہ کام ہو چکا ہے۔ جن میں جرمنی، انگریزی، اسپینی، انڈونیشی، اردو، پشتو، فارسی، بروہی، بنگالی، تاملی، ترکی، صومالی، چینی، ملباری، زبانیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح کمپلیکس میں صوتی ریکارڈنگ کا کام دنیا کے معروف ومشہور قراء کی آواز میں کیا جاتا ہے جسمیں بالخصوص فضیلۃ الشیخ علی بن عبدالرحمن الحذیفی، الشیخ ابراہیم اخضر، حفظہم اللہ قابل ذکر ہیں۔ اور یہ شعبہ اب تک تیس ہزار کیسٹیں تقسیم کر چکا ہے۔

سعودی حکومت نے دس ارب ریال سے اس کام کا آغاز کیا تھا اور اب سالانہ دس لاکھ ملین نسخے مختلف ڈیزائنوں میں طبع کرائے جاتے ہیں اور لوگوں کی ضرورت کے مطابق اس تعداد میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ اور اب تک تقریباً ملائین نسخے طبع ہو چکے ہیں۔ جن کی تقسیم حرمین شریفین کے علاوہ مختلف وزارتوں، نیم سرکاری تنظیموں، اسلامی جماعتوں، مساجد اور دینی جامعات کے ذریعے کی گئی ہے۔

حرمین شریفین کی توسیع:

مسجد الحرام مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی مدینہ منورہ کی تعمیر وترقی اور تزئین وآرائش پر ہر حکمران نے ہمیشہ دل کھول کر خرچ کیا اور پورے اہتمام کے ساتھ اسکی توسیع پر توجہ دی۔ یہ سلسلہ شروع سے لیکر اب تک جاری ہے تاکہ حجاج بیت اللہ اور زائرین مسجد نبوی کو مکمل آرام اور سکون سے مناسک حج کی ادائیگی اور مسجد نبوی میں عبادت کرنے کے مواقع میسر آئیں۔

سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز آل

حجاج کی سہولت کیلئے مسجد کے باہر زیر زمین لاتعداد حمامات اور وضوء کرنے کی بہترین جگہ بنائی گئی ہے۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر آب زم زم کا وافر انتظام موجود ہے۔ بغیر تکلیف کے ہر حاجی ٹھنڈا زم زم بسہولت حاصل کر لیتا ہے۔ مسجد الحرام میں روشنی کا مثالی انتظام ہے اور رات کے وقت بقعہ نور بنی ہوتی ہے

سعود نے تو نذر مانی تھی کہ وہ حرمین شریفین کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع کریں گے لیکن یہ فرصت انہیں نہ مل سکی۔ یہ سعادت ان کے فرزند ارجمند شاہ فہد بن عبدالعزیز کے حصہ میں آئی۔ جنہوں نے تاریخ کی سب سے بڑی توسیع کر کے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کو دنیا کی ممتاز ترین مسجدوں میں شامل کر دیا ہے۔

اسلام میں مسجد کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ مساجد کو بنانے اور اس کی صفائی اور طہارت کا خیال کرنے والوں کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد مقام پر ایسے لوگوں کی تعریف و توصیف کی گئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدین (التوبہ:۱۸)

ایک اور مقام پر فرمایا:

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب (النور:۳۸تا۳۶)

اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تنظیف اور تطہیر کو بہترین عمل قرار دیا اور خاص کر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم اور ان کے صاحبزادے سیدنا اسمٰعیل علیھما السلام یہ فریضہ خود سرانجام دیتے رہے ارشاد فرمایا:

وعھدنا الی ابراھیم واسماعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (البقرہ)

مسجد الحرام کو حجاج کرام اور معتمرین کیلئے پاک صاف رکھنا نہایت پسندیدہ عمل ہے اور یہ فریضہ اس قدر عظمت والا ہے کہ خلیل اللہ ابراہیم اور ذبیح اللہ اسمٰعیل خود سرانجام دیتے رہے ہیں، خود آقائے کائنات نے بھی اس کے خصوصی اہتمام کا حکم ارشاد فرمایا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان فرماتی ہیں: امر رسول اللہ ﷺ ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

مساجد کی تعمیر و ترقی کے بارے میں امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ،

ایک اور مقام پر مساجد کو ریاض الجنۃ قرار دیا فرمایا:

اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا، قالوا یا رسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال: المساجد

یہی مساجد کہ جنکا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہے اور اسلامی علوم کی نشر و اشاعت اور اخلاق حمیدہ کے فروغ میں ان کا کردار نا قابل فراموش ہے۔ اسلام کی دعوت اور تبلیغ میں بھی مرکزی حیثیت رکھتی ہیں اسی بنا پر حرمین الشریفین کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جو کہ مہبط الوحی ہے۔ اسلام کی پہلی درسگاہ اور دانشگاہ ہے۔ انہی باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ نے مساجد کی تعمیر و ترقی پر خصوصی توجہ دی۔ اور اس باب میں اندلس کے ان حکمرانوں کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے مساجد کی تعمیر میں خصوصی دلچسپی لی تھی اور اس کے ذریعے فکری اور نظریاتی انقلاب برپا کر دیا تھا۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز کے کارہائے نمایاں میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی توسیع سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ اور مورخ ان کے اس کردار کو ہمیشہ نمایاں مقام دینے پر مجبور گا۔

مکۃ المکرمۃ اور مدینہ منورہ کی تعمیر نو (اس پر بیس ارب ڈالر کی لاگت آئی) جس میں شاہراہوں کو کشادہ کرنا، پلوں کو بنانا، زیر زمین راستوں اور کار پارکنگ کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں۔

المسجد الحرام میں توسیع:

خادم الحرمین الشریفین نے مسجد الحرام میں کشادگی پیدا کرنے کیلئے حرم کے مغربی حصے کو مسجد میں شامل کیا۔ جو کہ باب العمرۃ اور باب ملک عبدالعزیز کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ کو سوق صغیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسکا سنگ بنیاد صفر 1409 میں رکھا گیا اس تاریخی توسیع کے بعد عام دنوں میں یہ مسجد سات لاکھ بہتر ہزار نمازیوں کے لئے کافی تھی جبکہ موسم حج اور رمضان المبارک میں دس لاکھ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ چونکہ حج کے ایام میں چھت بھی استعمال کی جاتی ہے اور مسجد کے تین اطراف صحن کو شامل کیا جاتا ہے۔ تو یہ مسجد چار لاکھ افراد کیلئے کافی ہے۔ نئی تعمیر شدہ عمارت کو جدید سہولتوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اور اسے کو ائیر کنڈیشنڈ کر دیا گیا ہے زیریں منزل سے

دوسری منزل اور چھت پر جانے کیلئے الیکٹرک سیڑھیاں نصب کی گئی ہیں۔اور حجاج کی سہولت کیلئے مسجد کے باہر زیر زمین لاتعداد حمامات اور وضوء کرنے کی بہترین جگہ بنائی گئی ہے۔عوام کی سہولت کے پیش نظر آب زم زم کا وافر انتظام موجود ہے۔ بغیر تکلیف کے ہر حاجی ٹھنڈا زم زم بسہولت حاصل کر لیتا ہے۔مسجد الحرام میں روشنی کا مثالی انتظام ہے اور رات کے وقت بقعہ نور بنی ہوتی ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق مسجد الحرام کی توسیع، اور تزئین و آرائش پر 11ارب 31 کروڑ 68لاکھ 18ہزار165ڈالرخرچ ہوئے ہیں۔

المسجد النبوی الشریف کی توسیع:

مسجد الرسول ﷺ کے ساتھ ہر مسلمان کو خاص محبت ہے۔ یہ وہ عظیم الشان اور عالی مرتبت جگہ ہے جہاں سید الانبیاء رحمۃ اللعالمین کے قدم مبارک پڑے اور آپ کی جبین نیاز اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئی۔ایسی مسجد میں تعمیر وترقی کا کام کروانا اگر سعادت اور نیک بختی کی علامت ہے تو یہ اعزاز بلاشرکت غیرے خادم الحرمین الشریفین کے حصہ میں آیا ہے۔جنہوں نے مسجد نبوی کی توسیع نے تمام سرحدوں کو عبور کر گئے۔مدینہ منورہ جس قدر رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھا وہ آج سارے کا سارا آپ کی توسیع کی بدولت مسجد نبوی کے دامن میں سمٹ آیا ہے اور اسکی طرز تعمیر میں جامع مسجد قرطبہ کا ڈیزائن مدنظر رکھا گیا۔پوری مسجد کو سنگ مرمر سفید اور سیاہ پتھر سے مزین کیا گیا اور اس کی دیوار پر قرآن حکیم پتھروں پر نقش کئے گئے یہ کام اس قدر ہنرمندی اور خوبصورتی سے کیا گیا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مسجد کے ستون بے حد خوبصورت ہیں سنگ سرخ کی آمیزش سے فرش پر نہایت دلکش مینہ کاری کی گئی ہے مسجد مکمل طور پر ائرکنڈیشنڈ ہے جسکی وجہ سے نمازی بڑے اطمینان کے ساتھ یہاں عبادت میں مصروف ہوتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ کار پارکنگ کا بہترین انتظام مسجد نبوی کے نیچے ہی زیر زمین کیا گیا ہے جہاں بیک وقت چار ہزار کاریں سماسکتی ہیں۔

حجاج کرام اور سعودی خدمات:

اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے دو بڑے مقدس مقام ہیں ایک بیت اللہ شریف اور دوسرا مسجد نبوی، اس کے ساتھ ہی وہ مقامات ہیں جہاں حجاج کرام مناسک حج ادا کرنے کیلئے حاضری دیتے ہیں۔اور وہ کعبہ مشرفہ جس کی طرف دن میں پانچ مرتبہ رخ کر کے جمیع مسلمان نماز ادا کرتے ہیں اور یہیں وہ مقامات ہیں کہ مسلمان جن کی جانب ثواب کی نیت سے رخت سفر باندھتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ مقام لوگوں کیلئے ملجاو ماوی رہا ہے اور لوگوں کے دل خود بخود ہی اس

اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے دو بڑے مقدس مقام ہیں ایک بیت اللہ شریف اور دوسرا مسجد نبوی

طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور یقیناً ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعوت کا اثر ہے جس کا اعلان انہوں نے رب العالمین کے حکم سے کیا تھا اور جو قرآن حکیم میں بایں الفاظ مذکور ہے:

وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق (الحج ۲۸:)

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جس کی ادائیگی کیلئے اکناف عالم سے مسلمان جوق در جوق مکہ مکرمہ کا رخ کرتے ہیں۔ گو کہ حج کا ثواب اس قدر زیادہ ہے کہ آقائے نامدار نے ارشاد فرمایا:

من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مگر یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ حج کے مناسک ادا کرنا ایک بڑی ریاضت ہے۔جس کیلئے مسلمان کو صبر تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔اور یہ ضبط نفس کی بہترین مشق ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

ومن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج۔

اور یہ امت مسلمہ کا ایک مثالی اجتماع ہوتا ہے جس میں مختلف جنسیات کے لوگ رنگ ونسل سے بالاتر ہوکر اور زبان ومکان سے بے نیاز صرف ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دیتے ہیں۔

لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

اس اعتبار سے یہ اجتماع اتحاد امت کا بہترین مظہر ہے جسمیں مسلمان باہمی اخوت ومحبت، الفت و رافت، ہمدردی خیرخواہی اور غم گساری کا مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں چونکہ پہلے پہل سعودیہ کی اقتصادی حالت بہتر نہ تھی۔جس کی وجہ سے حجاج کرام کو معدود چند شکایات ہوتی تھیں۔ ذرائع مواصلات کی کمی، رہائش گاہوں اور اشیاء خورد ونوش کی قلت نیز تنگ شاہراہوں، کی وجہ سے ضیوف

الرحمن پریشانی سے دو چار ہوتے تھے سوچ لی ادائیگی آج کی نسبت قدرے زیادہ مشکل و تکلیف کا باعث تھی۔ لیکن جیسے جیسے حالات بہتر ہوتے گئے حج کے تمام انتظامات بھی مثالی ہوتے چلے گئے۔ آہستہ آہستہ سہولتوں میں وسعت پیدا ہوئی۔ ذرائع آمدو رفت میں جدید سہولتوں سے استفادہ کیا جانے لگا۔ رہائش گاہوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اور دن بدن نئی تعمیرات ہونے لگیں تعمیر و ترقی کے اس کام کو عروج اس وقت حاصل ہوا جب خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ نے سعودیہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لی انہوں نے حجاج کرام کو بہترین سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحتیں استعمال کیں بہترین تدبیر سے اسکی منصوبہ بندی کی اور سعودیہ کے تمام وسائل صرف کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

حج کے موقعہ پر کم و بیش بیس لاکھ فرزندان اسلام فریضہ حج ادا کرتے ہیں اس عظیم الشان اجتماع کیلئے جو انتظامات کیے جاتے ہیں دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس کا مشاہدہ ہر سال حج کے موقع پر کیا جا سکتا ہے۔

جدہ سے مکہ مکرمہ تک موٹر وے چار رویہ ہے اور شہر میں داخلہ کیلئے کئی راستے ہیں۔ شہر مکہ میں بھی راستے یک طرفہ اور کھلے ہیں۔ چونکہ مکہ مکرمہ پتھریلے پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ لہٰذا آمدورفت کو آسان بنانے کیلئے خادم الحرمین الشریفین نے تمام پہاڑوں میں سرنگیں نکالنے کا حکم دیا اور کئی سال کی مشقت اور محنت سے اب پورے شہر میں سڑکوں کا جال بچھ چکا اور آمدورفت اس قدر آسان ہوگئی ہے کہ حج کے ایام میں بھی جبکہ ٹریفک کا ازدحام اپنے نقطہ عروج پر ہوتا ہے۔ ذرا بھی ٹریفک نہیں رکتی۔ بلکہ ہر طرف رواں دواں رہتی ہے اور لوگ آسانی کے ساتھ اپنی اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔ حج کے موقعہ پر تمام حجاج کیلئے ائیر کنڈیشنڈ رہائش اور ٹرانسپورٹ دستیاب ہوتی ہے حتی کہ منی میں نصب تمام خیمے عالمی معیار کے مطابق تیار کروائے جاتے ہیں جو کہ ''فائر پروف'' ہوتے ہیں تمام خیموں میں ائیر کولر لگائے گئے ہیں جنہیں بڑی ترتیب اور قرینے سے نصب کیا جاتا ہے اور ہر طرف باہر نکلنے کے راستے رکھے جاتے ہیں تا کہ حادثہ کی شکل میں امدادی کاروائی آسان ہو سکے۔

منی میں قیام کے دوران بھی حجاج کرام کو تمام بنیادی سہولیات بڑی آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ ہر خیمہ میں ٹھنڈے پانی کے کولر مہیا کئے جاتے ہیں۔ کھانا پکانے کیلئے الگ باورچی خانے کا انتظام ہوتا ہے اور بیس پچیس خیموں کے درمیان غسل خانے بیت الخلاء وضوء کیلئے مخصوص جگہ اور صفائی کا معقول کا انتظام ہے نیز پانی وافر مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔

منی میں ابتدائی طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں اور ہسپتال ہیں جہاں ہر وقت مستعد عملہ موجود ہوتا ہے علاوہ ازیں ذرائع مواصلات میں ٹیلی فون بوتھ جگہ جگہ نصب ہیں اور ڈاک خانے بھی قائم ہیں۔ تا کہ حجاج اپنے عزیزوں سے رابطہ رکھ سکیں۔ حج میں سعودیہ کی تمام وزارتیں حجاج کی خدمت میں مصروف ہوتی ہیں۔ امن و امان قائم رکھنے کیلئے جگہ جگہ پولیس اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے جبکہ الحرس الوطنی کے جوان بھی مستعد نظر آتے ہیں۔ سکول اور کالجوں کے جوان رضا کارانہ طور پر سکاؤٹ کے فرائض ادا کرتے ہیں اور حجاج کی رہنمائی کا فریضۃ سرانجام دیتے ہیں نیز گم شدہ حجاج کو ان کی منزل تک پہنچاتے ہیں۔ معلم حجاج کرام کو بہتر سے بہتر سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ اور عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حجاج کو منی سے عرفات منتقل کرنے کیلئے لاکھوں بسیں اور دیگر ٹرانسپورٹ کا انتظام ہوتا ہے اور عرفات میں بھی حجاج کے قیام کیلئے شاندار انتظامات کئے جاتے ہیں سعودی عوام حجاج کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عرفات میں لاتعداد کنٹینر اشیاء خورد و نوش کے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ خاص کر ٹھنڈا پانی مشروبات پھلوں کے جوس، دودھ دہی، ڈبوں میں پیک کھانا، وافر مقدار میں دستیاب ہوتا ہے۔ عرفات سے واپس آتے ہوئے یا مزدلفہ و منی میں مناسک حج ادا کرتے ہوئے حجاج کرام ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ اور بڑی راحت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

خادم الحرمین الشریفین کا طرہ امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ ایام حج بنفس نفیس منی میں قیام کرتے ہیں اور تمام انتظامات کی نگرانی اور اشراف خود کرتے ہیں۔ اور موقعہ کی مناسبت سے ہدایات جاری کرتے ہیں دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کی خدمت انکا سرمایہ افتخار ہوا کرتی ہے۔ اس موقعہ پر خادم الحرمین الشریفین وفقہ اللہ ان شخصیات اور سربراہوں سے ملاقات بھی کرتے ہیں۔ اور حج کے انتظامات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں پھر ان تجاویز کی روشنی میں آئندہ سال مزید بہتر انتظامات کئے جاتے ہیں۔ ارتقا کا یہ عمل ہنوز جاری ہے۔ سال بھر منصوبہ بندی کی جاتی ہے سابقہ ناقص انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ سے اسکا تدارک کیا جاتا ہے۔

حج کے علاوہ پورا سال ہر مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آتے رہتے ہیں اب ان کی رہنمائی اور آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے سارا سال وزارۃ الحج کے ذمہ داران ہمیشہ مستعد رہتے ہیں اور زائرین کی خدمت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ خادم الحرمین الشریفین کی زندگی میں برکت فرمائے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے حجاج کرام کو سکون اور راحت ملی۔ اور وہ مناسک الحج خوشگوار ماحول میں ادا کرنے کے قابل ہوئے۔

اقطار عالم میں دعوت اسلام کیلئے سعودیہ کی خدمات:

مکہ مکرمہ ہی وہ مقدس شہر ہے جہاں خاتم النبیین ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی شہر سے آپ نے اپنی دعوت کا آغاز کیا۔ یہ دعوت جو حق وصداقت کی آواز تھی بہت جلد مکہ مکرمہ کی حدود سے نکل کر گردو پیش میں پھیل گئی۔ آپ نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کئے رکھی اور مسلسل اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین کے عہد میں یہ دعوت جزیرہ عرب سے نکل کر روم و فارس تک پہنچ گئی۔ اسلامی فتوحات کے ساتھ مبلغین اسلام ابلاغ دعوت اسلام کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں عجمیوں میں بھی دین اسلام پھیلنے اور راسخ ہونے لگا۔ اور اسلام کی وسعت میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا۔ اسلام کی حقانیت اس کی سچی تعلیمات اور اخلاقیات نے بہت جلد اپنے اثرات دکھانے شروع کئے جسکی وجہ سے غیر مسلم جوق درجوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ انہی لوگوں میں ایسے رجال کار پیدا ہوئے جنہوں نے اسلامی علوم پر عبور حاصل کیا تفسیر حدیث، اصول، فقہ، ادب اور عربی زبان میں مہارت حاصل کی۔ اور اسلام کے بہترین داعی بنے۔ پھر انہی لوگوں کی کاوشوں سے اسلام کی بنیادی تعلیمات عقائد و نظریات اور اس کی تہذیب وثقافت لوگوں میں پختہ ہوتی چلی گئی اور چراغ سے چراغ جلتا رہا اور چراغ مصطفوی کی اگر حقیقی ضیاء ہم تک پہنچی تو انہی لوگوں کی بدولت پہنچی۔ اسلام ہم تک پہنچا اس ضمن میں داعیان اسلام کی بے مثال قربانیوں اور جدوجہد کو بھی بڑا دخل ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اسلام کا پیغام کسی نہ کسی طرح قیامت تک لوگوں تک پہنچتا رہے گا اور ہر دور میں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ پیدا کرتے رہیں گے جو کہ یہ خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

سعودی حکومت کا قیام اعلاء کلمۃ اللہ کی بنیاد پر ہوا تھا سعودی عرب کے بانی اورموسس ملک عبدالعزیز آل سعود طیب اللہ ثراہ نے توحید ہی کا علم بلند کیا تھا اور جزیرہ عرب سے شرک و بدعت توہم پرستی اور خرافات کا قلع قمع کیا تھا۔ قبر پرستی سے حجاز کو پاک کیا اور توحید الٰہی کا بول بالا کیا تھا۔ ان کی حکومت نے علماء وقت کی خدمات حاصل کیں جن کے تعاون سے ایک صحیح اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس سلسلے میں اسلام کی صحیح تعبیر اور اس کی سچی تصویر پیش کرنے کیلئے علماء نے بڑی محنت کے ساتھ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ جزیرہ عرب میں فکری اور نظریاتی تبدیلی کے بعد یہ سلسلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا دیگر ممالک تک پہنچا اور اسی کے اثرات ہیں کہ اکثر خالص کتاب وسنت کے منہج کو قبول کر رہے ہیں۔

خادم الحرمین الشریفین سلمہ اللہ تعالیٰ کی دعوتی کاوشوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے دعوت کے کام کو منظم اور مرتب کرنے کیلئے باقاعدہ ایک وزارت شئون الاسلامیہ والاوقاف والدعوۃ والارشاد قائم کی۔ اور سعودیہ کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا دعوتی کام ان کے سپرد کیا۔ اس وزارت کے پہلے وزیر معالی الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ تھے جو کہ بڑے منظم تھے انہوں نے تمام معاملات کا از سرنو جائزہ لیا اور ان کے حل کیلئے نہایت عمدہ اسلوب اختیار کیا نیز دنیا میں لاتعداد دعوتی مکاتب قائم کئے۔ جہاں علیحدہ دفتر قائم نہ کر سکے وہاں یہ کام سعودی سفارت خانے کے شعبہ شئون الاسلامیۃ کے سپرد کردیا گیا۔ اس طرح پورے عالم میں ایک بہترین دعوتی نیٹ ورک قائم ہوگیا۔

ان کے بعد وزارت کا قلمدان معالی الشیخ صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ کے سپرد کیا گیا جو سعودیہ کے باوقار اور علمی خانوادہ آل الشیخ کے چشم و چراغ ہیں ان کے جداعلیٰ الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے ہی اصلاح عقیدہ کی تحریک چلائی تھی اور آل سعود کے ساتھ مل کر جزیرہ عرب کو خرافات سے پاک کیا تھا اس طرح ان کے فرزند ارجمند اس تحریک کے صحیح جانشین ہیں اور دعوت وتبلیغ اور اصلاح معاشرہ کا فریضہ اب ان کے سپرد ہے۔ آپ نے جس سلیقے اور قرینے سے کام کا آغاز کیا وہ آپ کی عاقبت اندیشی، دور بینی اور بلندنظری کا واضح ثبوت ہے۔ آپ نے وزارۃ کے تحت دعوت و ارشاد کا فریضہ سرانجام دینے والے تمام دعاۃ اور مبلغین کی ورکشاپیں منعقد کرائیں۔ اور مختلف سیمیناروں کے ذریعے انہیں جدید اسلوب اور طریقوں سے متعارف کرایا۔ نہایت قیمتی مراجع و مصادر کی کتب بہم پہنچائیں۔ اسلامی دعوت کے کام میں اب اس قدر وسعت آ چکی ہے کہ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک ایسا ہوگا جہاں سعودی حکومت کی جانب سے داعی مقرر نہ ہوں مزید برآں دن بدن ان میں اضافہ ہورہا ہے۔ وزارت کی طرف سے متعین یہ علماء نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اصلاح عقیدہ، تزکیہ نفس، اخلاقی تربیت اور صالح معاشرہ کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جس کے اثرات ہر جگہ محسوس کئے جاسکتے ہیں۔

خدمت خلق کے لئے غیر سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کا قیام:

سعودی عرب کی عوام بے حد متدین ہے اسلام کے ساتھ ان کی گہری وابستگی ہر قسم کے شک و شبے سے بالا تر ہے۔ یہ قوم بے حد حساس ہے ان کے نزدیک دنیا کی متاع گراں صحیح عقیدہ اور کتاب وسنت کا منہج ہے جس پر کوئی سمجھوتہ اور نہ ہی سودے بازی ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں سعودی حکومت کو قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے وہاں سعودی عوام بھی بے حد غنی اور صاحب ثروت ہیں۔ اسلام کی بدولت ان کا پوری دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ اخوت ومحبت کا رشتہ قائم ہے اس لئے سعودی عوام تمام مسلمانوں کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ اور یہ شراکت محض زبانی کلامی نہیں ہوتی بلکہ یہ اپنے تمام وسائل پیش کرتے ہیں جسکا مظاہرہ افغانستان میں روسی جارحیت کے موقعہ پر کیاجا چکا ہے۔ اسی طرح بوسنیا، فلسطین، چیچنیا، فلپائن، کشمیر غرضیکہ دنیا کے کسی خطے میں بھی مسلمان کسی پریشانی سے دوچار ہوں سب سے پہلے سعودی عوام دست تعاون بڑھاتے ہیں اور اپنا تعاون مختلف سرکاری یا غیر سرکاری خیراتی اداروں کی وساطت سے پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں مختلف تنظیمیں میدان عمل میں موجود ہیں:

(۱) رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

یہ مسلمانوں کی بین الاقوامی تنظیم ہے جس کی تاسیس 14 ذی الحجہ 1381 کو ہوئی اس کے مؤسسین میں عالم اسلام کے قائدین، علماء، مشائخ مفکرین اور دانشور شامل ہیں اور اسکا مرکزی دفتر مکہ مکرمہ میں قائم کیا گیا ہے۔

اسکے اہم اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

(۱) مسلمانوں میں یکجہتی پیدا کرنا

(۲) اسلام کی دعوت وتبلیغ کے ساتھ اس کے مبادیات اور تعلیمات کو فروغ دینا اور اسلام کے بارے میں پیدا شدہ شکوک وشبہات کو دور کرنا اور گمراہ عقائد ونظریات کی نفی کرنا ہے۔

(۳) مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا۔ اور پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنا۔

(۴) بلا امتیاز تمام مسلمانوں کو تعلیمی تربیتی ثقافتی اجتماعی طبی امداد فراہم کرنا۔

رابطہ عالم اسلامی اپنے اہداف کے حصول کیلئے مختلف ذرائع بروئے کار لاتی ہے قرآن حکیم اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع کرتی ہے۔ مسلمانوں کو شرعی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرنا اور مختلف اسلامی دعوتی جماعتوں کے درمیان باہمی تعاون پیدا کرنا۔ اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے مختلف ممالک میں مدارس کے ساتھ تعاون اور موسم حج میں حجاج کرام کی اصلاح اور اس موقعہ پر مختلف موضوعات پر کانفرنسیں منعقد کرنا بھی اس کے منشور میں شامل ہے۔

رابطہ عالم اسلامی مسلمانوں کے تعاون سے مہاجرین وآفت زدہ لوگوں اور فاقہ کش علاقوں میں اپنی خدمات پیش کرتی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ مالی تعاون سعودی عوام پیش کرتے ہیں۔ سعودی حکومت بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور چالیس سال سے یہ تنظیم مسلمانوں کی خدمت میں پیش پیش ہے۔

(۲) موسسه الحرمين الخيريه الرياض

یہ غیر سرکاری تنظیم ہے۔ اور مسلمانوں کے مصالح کو پیش نظر رکھ کر اس کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے اہم اہداف میں مساجد ومراکز اسلامی کا قیام، یتیموں کی کفالت، مفلس اور نادار طالب علموں کی مدد، اسلامی دعوت کے فروغ کیلئے مبلغین کا تقرر، پانی کی کم یابی کے علاقوں میں کنویں ٹیوب ویل، وغیرہ کی تنصیب، طبی اور رفاہی کاموں میں مدد کرنا شامل ہے۔ اس کا مرکزی دفتر الریاض سعودی عرب میں ہے۔ اور پوری دنیا میں اسکی خدمات محسوس کی جارہی ہیں۔ اس کے ساتھ بھی سعودی عوام بھر پور تعاون کرتے ہیں۔

(۳) ادارہ المساجد والمشاريع الخيرية الرياض

یہ بھی ایک نجی تنظیم ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے بلاتفریق رنگ ونسل مساجد کی تعمیر کرتی ہے اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے دینی مدارس کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ یہ لوگ اب تک سینکڑوں مساجد تعمیر کر چکے ہیں۔

(۴) اعمارة المساجد والاعمال الخيرية الرياض

یہ تنظیم بھی مسلمانوں کی دینی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر قائم کی گئی ہے۔ اوراس کے بنیادی مقاصد میں پسماندہ ملکوں اور علاقوں میں ضرورت کے مطابق مساجد کا قیام اور مہاجرین، فقراء ومساکین کی غذائی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ اس کا دائرہ کار کافی وسیع ہے۔ سعودی عوام اس کی بھی بہت مدد کرتے ہیں۔